10078 ـ اذان كا حكم

سوال

كيا اذان واجب ہے ؟
ہم كالج كے سٹوڈنٹ ہيں اور نماز كے ليے مختص جگہ پر نماز ادا كرتے ہيں، كيا ہمارے ليے نماز سے قبل اذان دينا ضرورى ہے، حالانكہ ہميں دوسرى مساجد كى اذان سنائى ديتى ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

لغت عرب ميں اذان اعلان اور معلوم كرانے كو كہتے ہيں.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور لوگوں ميں حج كا اعلان كر ديں الحج (27).

يعنى انہيں حج كا بتا ديں.

اور شرعيت ميں اذان كى تعريف يہ ہے كہ:

فرضى نمازوں كے اوقات كا ثابت شده الفاظ اور مخصوص طريقہ پر اعلان كر كے اللہ تعالى كى عبادت كرنا.

دوم:

فقہاء كرام كا اس پر اتفاق ہے كہ اذان اسلام كے خصائص اور دين كا ظاہرى شعار اور علامت ہے.

ليكن اس كے حكم ميں اختلاف ہے:

ايك قول يہ ہے كہ يہ فرض كفايہ ہے، امام احمد كا مسلك يہى ہے، اور شيخ الاسلام ابن تيميہ اور معاصرين علماء كرام ميں سے شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى نے يہى اختيار كيا ہے.

اور ايك قول يہ بهى ہے كہ:

يہ سنت مؤكده ہے.

دونوں ميں صحيح قول يہ ہے كہ اذان فرض كفايہ ہے، چنانچہ اگر اسے كوئى ايك شخص ادا كرے كہ وه كافى ہو تو باقى افراد سے ساقط ہو جائيگى.

اس كى دليل سنت نبويہ ميں سے درج ذيل حديث ہے:

مالك بن حويرث رضى الله تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ ہم رسول كريم صلى الله عليہ وسلم كے پاس آئے تو ہمارى عمريں تقريبا سب كى برابر تهى اور ہم سب نوجوان تهے، ہم نبى كريم صلى الله عليہ وسلم كے پاس بيس راتيں ٹهرے، رسول كريم صلى الله عليہ وسلم بڑى شفقت كرنے والے اور رحم دل تهے چنانچہ رسول كريم صلى الله عليہ وسلم نے خيال كيا كہ ہم اپنے گهروں اور اہل و عيال ميں واپس جانے كا شوق ركهتے ہيں، تو انہوں نے ہميں اپنے پيچهے اہل وعيال كے باره ميں دريافت كيا، ہم نے رسول كريم صلى الله عليہ وسلم كو ان كے متعلق بتايا تو رسول كريم صلى الله عليہ وسلم فرمانے لگے:

" تم اپنے اہل و عيال ميں جاؤ اور وہاں ان كے پاس جا كر رہو، اور انہيں تعليم دو، اور اور احكام بتاؤ، اورجب نماز كا وقت ہو جائے تو تم ميں سے ايك شخص اذان كہے،ا ور تم ميں سے بڑا شخص تمہيں نماز پڑهائے"

صحيح بخارى حديث نمبر (602) صحيح مسلم حديث نمبر (674).

بخارى شريف كى ايك روايت ميں ہے:

" جب تم دونوں نكلو تو اذان كہو اور تم ميں سے بڑا تمہارى امامت كرائے "

صحيح بخارى حديث نمبر (604).

اور ترمذى و نسائى كى روايت ميں ہے:

مالك بن حويرث رضى الله تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ ميں اور ميرا چچا زاد ہم دونوں رسول كريم صلى الله عليہ وسلم كے پاس آئے چنانچہ رسول كريم صلى الله عليہ وسلم نے فرمايا:

" جب تم دونوں سفر پر نكلو تو اذان كہہ كر اقامت كہو اور تم ميں سے بڑا تمہارى امامت كروائے "

جامع ترمذى حديث نمبر (205) سنن نسائى حديث نمبر (634) علامہ البانى رحمہ الله تعالى نے " اراء الغليل " (1 /

230) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ اذان فرض کفایہ ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت میں سے صرف ایک شخص کو اذان دینے کا حکم دیا، نہ کہ ساری جماعت کو.

دیکھیں: توضیح الاحکام (1 / 424).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اس حدیث میں مسافروں کے لیے نماز باجماعت اور اذان کی مشروعیت پائی جاتی ہے، اور حضر و سفر میں اذان دینے کی پابندی پر ابھارا گیا ہے.

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (5 / 175).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

شہر و علاقے میں اذان دینا فرض کفایہ ہے، اور اسی طرح اقامت بھی، اور اگر جہالت کی بنا پر یا غلطی وغیرہ سے بغیر اذان اور اقامت کے نماز باجماعت ادا کی جائے تو اس کی نماز صحیح ہو گی.

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (6 / 54).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اور ان دونوں - یعنی اذان اور اقامت - کی فرضیت کی دلیل کئی ایک احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اور سفر و حضر میں اس کی پابندی ہے، اور اس لیے بھی کہ غالب طور پر نماز کے وقت کا ان دونوں کے بغیر علم ہی نہیں ہوتا، اور ان دونوں کے ساتھ مصلحت متعین ہے، کیونکہ یہ دین اسلام کے ظاہری شعار اور علامت میں شال ہوتے ہیں.

دیکھیں: الشرح الممتع (2 / 38).

اذان کے فرض کفایہ ہونے کی بنا پر یہ معلوم ہوا کہ اگر علاقے اور شہر میں جب اذان ہو تو اس وقت سننے والی ہر جماعت پر اذان دینا واجب نہیں بلکہ وہی اذان کافی ہو گی، اگرچہ افضل اور بہتر یہی ہے کہ اذان ترک نہ کی جائے چاہے نماز اکیلا ہی کیوں نہ ہو.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا محلہ کی سب مساجد میں لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ اذان دینا واجب ہے، حالانکہ ایک مسجد کی آواز سب محلہ والے سنتے ہیں ؟

اور کیا محلہ کی ایک مسجد کی اذان کافی ہو گی ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

اذان دینا فرض کفایہ ہے، چنانچہ اگر محلہ میں ایک مؤذن اذان دے اور محلہ کے سارے رہائشی اسے سن لیں تو یہ کافی ہو گی، لیکن عمومی دلائل کے پیش نظر ہر مسجد والوں کے لیے اذان دینا مشروع ہے.

اس بنا پر آپ کے لیے افضل اور بہتر یہی ہے کہ آپ اذان کہا کریں، اگرچہ ایسا کرنا آپ پر واجب اور ضروری نہیں.

واللہ اعلم .